

1 زری پالیسی کی تشکیل اور اثر انگیزی

معاشی اظہارِ یے مالی سال 15ء میں گرانے میں تخفیف اور بیرونی، حقیقی پیداواری اور مالیاتی شعبوں کی مثبت صورتحال کی بنا پر مزید بہتر ہو گئے۔ پست گرانے کا ماحول اور منظر نامہ دیکھتے ہوئے اسٹیٹ بینک نے مہ 15ء کے دوران پالیسی ریٹ کو 300 بیسس پوائنٹس کی کر کے 7.0 فیصد تک گرا دیا۔ گرانے کو قابو میں رکھنے کی کوششیں مؤثر ثابت ہوئیں اور عمومی اوسط گرانے جو مہ 14ء میں 8.6 فیصد تھی مہ 15ء میں گر کر 4.5 فیصد رہ گئی۔ بہتر معاشی اظہاریوں اور منڈی کے بہتر احساسات کی بنا پر اسٹیٹ بینک نے مہ 15ء میں پالیسی ریٹ میں کٹوتی کے علاوہ ایک اہم کام یہ کیا کہ زری پالیسی کی ترسیلی میکانیت کو مستحکم کرنے کے لیے شرح سود کو ریڈر کے فریم ورک پر نظر ثانی کی۔ شرح سود میں کمی سے اگرچہ توقع ہے کہ مستقبل میں نجی سرمایہ کاری بحال ہوگی تاہم پست شرح امانت سے امانتوں کی نمو متاثر ہو سکتی ہے۔ اس مسئلے کے حل کے لیے اسٹیٹ بینک نے امانت گزاروں کے مفاد کے تحفظ کی خاطر ایس بی پی ریپو (زیریں) ریٹ بڑھا کر کو ریڈر کی گنجائش کم کر دی۔

علاوہ ازیں، اس مدت کے دوران طویل مدتی سرمایہ کاری مقاصد کے لیے قرضہ لینے میں معمولی اضافہ اور مستحکم شرح مبادلہ زری پالیسی کی اثر پذیری کے لیے سازگار ہے۔ مہ 15ء کے دوران ادائیگیوں کے توازن کی صورتحال مسلسل بہتر ہوتی رہی۔ اس کی بالخصوص عکاسی پاکستان کے زرمبادلہ ذخائر میں 4.6 ارب ڈالر کے مستحکم اضافے سے ہوتی ہے جس سے وہ 30 جون 2015ء کو 18.7 ارب ڈالر تک جا پہنچے۔

1.1 زری پالیسی بیان

مہ 15ء کے آغاز پر بھی کلیدی معاشی اظہارِ یے مثبت تھے تاہم اسٹیٹ بینک نے محتاط رویہ اختیار کیا اور جولائی اور ستمبر 2014ء میں پالیسی ریٹ جوں کا توں برقرار رکھا۔ نومبر 2014ء میں پالیسی ریٹ 50 بی پی ایس کم کر کے 9.5 فیصد کر دیا گیا کیونکہ زرمبادلہ ذخائر میں مسلسل اضافے، تیل کی گرتی ہوئی عالمی قیمتوں کی بنا پر گرانے میں کمی اور مالیاتی استحکام کے باعث بیرونی شعبے میں مزید بہتری آچکی تھی۔

مہ 15ء کی دوسری ششماہی میں مثبت احساسات مزید مستحکم ہو گئے۔ خاص طور پر گرانے اور گرانے کی توقعات مسلسل کم ہوتی رہیں، سالانہ اوسط گرانے ہدف سے خاصی کم رہی، اجناس کے عالمی نرخ متواتر کم رہے، زرمبادلہ کے ذخائر میں اضافہ جاری رہا، اور مالیاتی خسارہ بھی حد میں رہا چنانچہ پالیسی ریٹ میں مزید کٹوتی کا جواز فراہم ہوا۔ مہ 15ء کی دوسری ششماہی کے دوران پالیسی ریٹ میں مجموعی طور پر 250 بیسس پوائنٹس کٹوتی کی گئی۔

1.2 شرح سود کے نظر ثانی شدہ کو ریڈر فریم ورک کا نفاذ

اسٹیٹ بینک نے اگست 2009ء میں شرح سود کو ریڈر تشکیل دیا تھا جس میں ایس بی پی معکوس ریپورٹ، پالیسی ریٹ بطور بالائی حد اور ایس بی پی ریپورٹ بطور زیریں حد متعین کیا گیا تھا۔ یہ کو ریڈر ورمعارف کرانے کا بنیادی مقصد یہ تھا کہ قلیل مدتی شرح سود میں رد و بدل کو معقول حد میں رکھ کر بازار میں تغیر پذیری کو کم سے کم کیا جائے۔

زری پالیسی فریم ورک کو بین الاقوامی عمدہ روایات سے مزید ہم آہنگ بنانے، زری پالیسی کی ترسیل مستحکم کرنے، اور بین البینک بازار میں سیالیت کے بہتر انتظام کے لیے اسٹیٹ بینک نے مئی 2015ء میں شرح سود کو ریڈر (آئی آر سی) فریم ورک پر نظر ثانی کی۔ آئی آر سی کے بہتر فریم ورک میں ایک نیا ایس بی پی ٹارگٹ ریٹ متعارف کرایا گیا ہے جو آئی آر سی کی بالائی اور زیریں حدوں کے درمیان ہوگا تا کہ اسٹیٹ بینک کے زری پالیسی موقف کا اشارہ دیا جاسکے۔ یہ ریٹ متعارف کرانے کا مقصد یہ ہے کہ بازار زری کے شبیہ ریپورٹ کو ایک مخصوص سطح کے قریب رکھا جائے۔ یہ ٹارگٹ ریٹ اسٹیٹ بینک کا مرکزی پالیسی ریٹ ہوگا۔ اس وقت آئی آر سی کی بالائی اور زیریں حد پالیسی

(ٹارگٹ) ریٹ سے 50 بیس پوائنٹس اوپر اور 150 بیس پوائنٹس نیچے رکھی گئی ہے۔ آئی آر سی کی گنجائش بھی 50 بیس پوائنٹس کم کرتے ہوئے اسے 250 بی بی ایس سے 200 بی بی ایس کر دیا گیا ہے۔

1.3 تحقیق

م 15ء کے دوران اسٹیٹ بینک نے دشوار اقتصادی مسائل پر اطلاقی و نظری آلات کی مدد سے وصفی اور مقداری تحقیق کا کام جاری رکھا۔ اسٹیٹ بینک کی دلچسپی کے شعبوں کو پیش نظر رکھا جائے تو ملکی/غیر ملکی جامعات/اداروں کے، جو نجی اور سرکاری شعبے کے ہیں، اشتراک سے بعض تحقیقی مطالعے مکمل کیے گئے، ان اداروں میں آئی بی اے کراچی، پنجاب اور سندھ کے بیورو، پاکستان دفتر شماریات، ہیل یونیورسٹی امریکہ، ایم آئی ٹی امریکہ، لندن اسکول آف اکنامکس یو کے۔ م 15ء کے دوران اہم تحقیق سے متعلق جو سرگرمیاں ہوئیں ان میں سے کچھ یہ ہیں:

- اسٹیٹ بینک میں ایک پیش میں، شفاف اور مؤثر زری پالیسی فریم ورک کی تشکیل اور نفاذ کی غرض سے بعض اقتصادی اظہاریوں پر اعتماد و صارف، گرائی کی توقعات کے اشاریے، اور ماڈل پر مبنی پیش گوئیاں تیار کر کے زری پالیسی پر مشاورتی کمیٹی (اے سی ایم پی) اور مرکزی بورڈ کو فراہم کی گئیں۔

- گرائی کے ماڈل کے ایک بڑے مجموعے کی پیش گوئیوں کے موازنے کا ایک جائزہ مکمل کیا گیا ہے۔ کارکردگی کو پیش گوئی کے مختلف پیمانوں پر اور مختلف مدتوں کی بنیاد پر جانچا گیا ہے: یعنی گرائی جب پست تھی، بلند تھی اور معتدل تھی۔ پیش گوئی کے مختلف ماڈلز پست، بلند اور معتدل گرائی کے حالات کے دوران مختلف کارکردگی دکھاتے ہیں۔ اسی طرح، زری پالیسی کے ماہانہ بنیاد پر تجزیے کی غرض سے ایک ویکٹر آٹو ریگریشن (وی اے آر) ماڈل بھی تیار کیا گیا ہے۔

- ڈی ایس جی ای (متحرک مجموعی توازن والے) ماڈل کا پہلا روپ (first generation) جسے فور کاسٹنگ اینڈ پالیسی اینالسس سسٹم (ایف پاس) بھی کہا جاتا ہے، تیار کر کے متعارف کرایا گیا۔ یہ سسٹم گرائی، شرح مبادلہ، اور بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں آنے والے فرق جیسے کلی معاشی اظہاریوں کی سہ ماہی پیش گوئی اور ممکنہ صورتحال کے پیش نظر تجزیہ کرنے کے لیے موزوں ہے۔

- ملک میں زرعی قرضے کی مارکیٹوں کی حرکیات جاننے کے لیے گزشتہ سال سے شروع کیا گیا تجرباتی مطالعہ اپنے تیسرے مرحلے میں داخل ہو گیا۔ اس مرحلے سے ان طریقوں کو سمجھنے میں مدد ملے گی جو کاشت کاروں کو اپنے قرضے مکمل طور پر چکانے کی ترغیب دیتے ہیں۔ اس تجربے کے اولین دو مرحلوں سے، جن کو ٹیاری پروجیکٹ کا نام دیا گیا، معلوم ہوا کہ ایک بینک چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاشتکاروں کو درمیانی عامل (intermediary) کے ذریعے کس طرح قرضہ دینے میں کامیاب رہا۔ پچھلے دو مرحلوں کے ابتدائی نتائج سے ملک میں زرعی قرضے کی حرکیات کے بارے میں بعض دلچسپ حقائق کا انکشاف ہوتا ہے۔ تیسرا مرحلہ مکمل ہونے کے بعد تفصیلی رپورٹ سے تمام متعلقہ فریقوں کو آگاہ کیا جائے گا۔

- چھوٹے کاشتکاروں کو قرضے کی سہولت فراہم کرنے کے لیے مسلمہ روایات پر غور و خوض کو مزید اجاگر کرنے کی غرض سے 20 ویں زاہد حسین میموریل لیکچر منعقدہ اسلام آباد کا موضوع ”ٹریڈر ایجنٹ انٹر میڈیٹ لینڈنگ (ٹریڈر): ایل ڈی سیز میں چھوٹے کاشتکاروں کو قرضے دینے کی ایک نئی اپروچ“ رکھا گیا۔ امریکہ کی بوئٹن یونیورسٹی کے پروفیسر دلپ مکھرجی مہمان مقرر تھے۔ اپنے لیکچر میں انہوں نے ٹیاری پروجیکٹ اسٹڈی کے نتائج کی تصدیق کرتے ہوئے زرعی قرضے کی مارکیٹ میں تحقیق کے نئے افق کھولے۔

- پاکستان دفتر شماریات (پی بی ایس) اور لندن اسکول آف اکنامکس کے اشتراک سے ایک سروے انتظامی اور ادارہ جاتی روایات (ایم او پی) کے موضوع پر کیا گیا۔ اس سروے سے پاکستان میں شعبہ اشیا سازی کی فرموں کے اندرونی طریقہ کار اور ان کی انتظامی اور ادارہ جاتی روایات کو سمجھنے میں مدد ملے گی اور ایم او پی اور دوسرے اظہاریوں کا بین الاقوامی موازنہ آسان ہوگا، جس سے ملک میں ان روایات اور پیداواری کارکردگی کو بہتر بنانے میں بھی مدد ملے گی۔ بینک بھی کارپوریٹ شعبے کی انتظامی روایات اور کلچر سے گہری واقفیت حاصل کرنے کے قابل ہو سکیں گے، یوں انہیں قرضہ استعمال کرنے کی کارپوریٹ شعبے کی استعداد کا بہتر ادراک حاصل ہو سکے گا۔

- سارک فنانس نیٹ ورک کے واشنگٹن ڈی سی میں 29 ویں اجلاس منعقدہ 9 اکتوبر 2014ء کے دوران اسٹیٹ بینک کو نیٹ ورک کی سربراہی سونپی گئی اور گورنر اسٹیٹ بینک اس تنظیم کے چیئر پرسن ہو گئے۔ سارک فنانس سے متعلق سرگرمیوں کے سرکریٹریٹ کے طور پر اسٹیٹ بینک نے درج ذیل سیمینار اور اجلاس منعقد کیے:

(1) بینکوں میں صارف کا تحفظ: سارک کے نقطہ نظر سے اسلام آباد میں 19 تا 21 مارچ 2015ء منعقد ہوا جس میں رکن ملکوں سے مندوبین نے سیمینار میں شرکت کی اور موضوع پر اپنے مقالے پڑھے۔

(2) سارک فنانس کو آرڈی نیٹرز کا 21 واں اجلاس اسلام آباد میں 19 تا 21 مارچ 2015ء منعقد ہوا۔ گورنر نے اجلاس کا افتتاح کیا اور علاقے کے مرکزی بینکوں کی طرف سے کیے گئے اقدامات کو سراہا جو انہوں نے باہمی اشتراک کے تحت علاقائی ڈیٹا بیس کی تشکیل اور تحقیقی مطالعے کرانے کی غرض سے کیے، ان اقدامات کے نتیجے میں بینکاری ضوابط میں ہم آہنگی لانے اور خطے میں اقتصادی و مالی ارتباط مستحکم کرنے میں مدد ملے گی۔

(3) ڈھاکہ میں 12 جون 2015ء کو ہونے والی سارک فنانس کی 30 ویں گروپ میٹنگ کے انعقاد میں بنگلہ دیش بینک کی مدد کی گئی۔ میٹنگ میں ان اہم امور پر غور کیا گیا: سارک فنانس ڈیٹا بیس - راہ عمل، سارک فنانس کے رکن ملکوں کی جانب سے مشترکہ تحقیقی مطالعوں کی جہتیں، علاقائی تعاون اور ارتباط کے شعبوں کی شناخت کے لیے تجویز، جو بالآخر سارک فنانس کے لیے راہ عمل بنیں گی، سارک فنانس ڈیٹا بیس۔

1.4 اقتصادی تجزیہ/مطبوعات

میں 15ء کے دوران اسٹیٹ بینک نے اپنی اہم مطبوعات یعنی سالانہ اور سہ ماہی رپورٹوں میں پیش کیے جانے والے تجزیہ کا معیار اور گہرائی بہتر بنانے کی کوششیں جاری رکھیں۔ یہ رپورٹیں پارلیمان کے دونوں ایوانوں کو پیش کی جاتی ہیں۔ میں 15ء کے دوران شائع ہونے والی ان رپورٹوں میں متعدد معاشی امور کا جائزہ لیا گیا۔ مثال کے طور پر بڑے پیمانے کی اشیا سازی اور گھ بانی کے بارے میں ڈیٹا اکٹھا کرنے میں جو نقص پائے جاتے ہیں ان کا ذکر کرتے ہوئے اسٹیٹ بینک نے یہ نکتہ اٹھایا کہ معیشت میں موجود بیشتر تحریک کی قومی آمدنی کھاتوں کے اعداد و شمار میں عکاسی موزوں طور پر نہیں ہوتی۔ اسی طرح، بجلی کے شعبے کے بارے میں پائے جانے والے عام خیال کے برخلاف اسٹیٹ بینک نے علانیہ یہ کہا کہ بجلی کی پیداوار نہیں بلکہ اس کی تقسیم زیادہ بڑی رکاوٹ ہے۔ درحقیقت، اگر استعداد کو پوری طرح استعمال کرنے کی غرض سے پیداواری یونٹس کو مزید متحرک بھی کر دیا جائے تو اس اضافی بجلی کو ضرورت کے لحاظ سے (یعنی مین گرڈ سے حقیقی صارفین تک) تقسیم کرنے کی استعداد ملک میں موجود نہیں۔

میں 15ء میں اسٹیٹ بینک نے اسٹاف نوٹس کی ایک نئی سیریز شروع کی جس میں پاکستان کے موجودہ اقتصادی اور متعلقہ بینکاری امور پر مضامین ہوتے ہیں اور اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ ان امور سے آگاہ افراد کے مابین بحث و مباحثہ کو فروغ ملے۔ اس سلسلے کے پہلے نوٹ میں اس موضوع پر کہ کیا پاکستانی روپے کی قدر اپنی مبادیات سے دور ہے؟ بحث کرتے ہوئے تخمینوں کا تجزیہ کیا گیا، اور یہ نتیجہ نکالا گیا کہ یہ تخمینے مددگار ہو سکتے ہیں تاہم ان پر مبنی عمل کرنا پالیسی سازوں کے لیے ضروری نہیں ہے۔ اس نوٹ میں یہ تسلیم کیا گیا کہ حالیہ مہینوں کے دوران یورو اور دیگر تجارتی فریق ملکوں کی کرنسیوں کے مقابل امریکی ڈالر غیر معمولی طور پر طاقتور رہا ہے جس سے پاکستانی روپے کی قدر میں اضافہ ہوا تاہم پاکستان کی برآمدات پر اس کے اثرات کا تجزیہ مبہم ہے، کیونکہ برآمدات میں ہونے والی کمی کے اسباب میں ڈھانچے کی رکاوٹیں زیادہ اہم معلوم ہوتی ہیں۔

1.5 ڈیٹا مینجمنٹ سسٹم

ڈیٹا ویز ہاؤس کی استعداد اور ڈیٹا مینجمنٹ سسٹم کو مستحکم کرنا اہم ہے تاکہ وہ بہت بڑے پیمانے کی اور مؤثر پالیسی سازی اور نگرانی کے لیے اہم آلے کے طور پر خدمات انجام دے، چنانچہ اسٹیٹ بینک میں ڈیٹا مرتب کرنے کے بیشتر برنس پروسیجر خود کار ہیں۔ اسٹیٹ بینک کی ہمیشہ کوشش رہی ہے کہ استعمال کنندگان کو اعداد و شمار معیاری اور بروقت فراہم کیے جائیں۔ مختلف مدتوں اور دورانیوں کی جو شماریات مرتب کر کے ارسال کی جاتی ہیں وہ بنیادی طور پر زری، مالی اور بیرونی شعبوں سے تعلق رکھتی ہیں۔ حالیہ برسوں میں اسٹیٹ بینک اعداد و شمار مرتب اور ارسال کرنے کے عمل میں بڑی بہتری لایا ہے اور اس کے لیے اس نے بین الاقوامی معیارات اختیار کیے۔ بعض اہم کامیابیاں

درج ذیل ہیں:

- ادائیگیوں کے توازن اور اور بین الاقوامی سرمایہ کاری پوزیشن پر آئی ایم ایف کے کتابچے کے چھٹے ایڈیشن (بی پی ایم 6) کا نفاذ
- خدمات کی تجارت کے بارے میں اعداد و شمار کی ان معیاری درجہ بندیوں کے مطابق تالیف جو خدمات کی بین الاقوامی تجارت کی شماریات کے کتابچے 2010ء (ایم ایس آئی ٹی ایس 2010) میں تجویز کیے گئے ہیں، جسے اقوام متحدہ نے بی پی ایم 6 کی خدمات کی درجہ بندی، تسلیم شدہ بطور ای بی او پی ایس - 2010ء درجہ بندی، ہم آہنگ کر کے شائع کیا ہے
- تجارتی ڈیٹا کی درجہ بندی کے لیے ہارمنائزڈ کوڈنگ سسٹم (ایچ ایس) جیسا درجہ بندی کا جدید ترین سسٹم اختیار کیا گیا، نیز نجی شعبے کے کاروبار کے لیے انٹرنیشنل اسٹینڈرڈ انڈسٹریل کلاسیفیکیشن (آئی ایس آئی سی 3.1) اپنایا گیا اور اب آئی ایس آئی سی 4 کے نفاذ کا عمل جاری ہے
- بین الاقوامی معیارات کو پورا کرنے کے لیے پاکستان کی انٹرنیشنل انویسٹمنٹ پوزیشن (آئی آئی پی) کی سہ ماہی بنیاد پر تالیف
- 'الٹی میٹ کنٹرولنگ پیرنٹ' (یو سی پی) کے تصورات کے مطابق براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کے اعداد و شمار کی تالیف
- بین الاقوامی معیارات اختیار کرنے کے لیے ششماہی بنیاد پر کوآرڈینیٹڈ پورٹ فولیو انویسٹمنٹ سروے (سی پی آئی ایس) کی تالیف
- بی ایم پی 6 کے ساتھ اور آئی ایم ایف کے تقاضے اسپیشل ڈیٹا ڈیسمنینیشن اسٹینڈرڈز (ایس ڈی ڈی ایس) کے ساتھ مربوط کی گئی ایکسٹرنل ڈیٹ گائیڈ 2013ء کے مطابق، خام بیرونی قرضے کی سہ ماہی شماریات کی تالیف
- پاکستان کے فنڈز اکاؤنٹس میں رقوم کی آمد کی تالیف کے لیے سسٹم آف نیشنل اکاؤنٹس 2008ء (ایس این اے 2008ء) کا نفاذ
- زرعی شماریات کی تالیف کے لیے مینوئل آف فنانشیل اینڈ مانیٹری اسٹیکسٹس 2000 (ایم ایف ایس ایم 2000) کے طریقہ کار کو اپنایا گیا
- اسٹیٹ بینک میں مرتب کردہ تمام اعداد و شمار کے اطلاق، احاطہ اور بحال ہونے میں بہتری آئی
- پروڈیونشل اینڈ اسٹرکچرل اسلاک فنانشیل اینڈ کیلیبرز (پی ایس آئی ایف آئیز) کی تالیف
- تقسیم اور استعمال کے لحاظ سے قرضوں پر علاقائی اعداد و شمار کی تالیف